وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ
اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ
اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا
اِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ
عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٢٢٨

ترجمہ

جن عورتوں کو طلاق دیدی گئی ہو وہ اپنے (دوسرے نکاح کے) معاملہ میں طہر (ناپاکی ہے) تین دور کے گذرنے کا انتظار کریں (جب پاکی و ناپاکی کے تین دور گزر جائیں تو پھر دوسرا نکاح کریں اس سے پہلے نہیں) اور اگر وہ اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے حلال نہیں کہ جو کچھ اللہ نے انکے رحموں میں پیدا کر دیا ہے اسے چھپائیں (یعنی رحم میں اگر بچہ ہے تو اُسے چھپا کر مقررہ وقت سے پہلے نکاح کر کے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں) اور اگر شوہروں کی نیت اصلاح کی ہو تو پاکی اور ناپاکی کے تین دوروں کی مدت کے اندر وہ ان سے رجوع کر لینے (اور دوبارہ زوجیت میں لے لینے کے) زیادہ حقدار ہیں اور شوہروں پر معروف کے مطابق بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے حقوق شوہروں کے بیویوں پر ہیں۔ اللہ شوہروں کو بیویوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے (لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس فضیلت کی وجہ سے بیویوں پر ظلم و زیادتی کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو) اللہ (ان سے بدلہ لینے پر قادر ہے کیونکہ وہ سب پر) غالب ہے (اور اگر وہ کسی وجہ سے بدلہ لینے میں تاخیر کرتا ہے تو اس میں بھی اس کی کوئی حکمت ہوتی ہے، وہ ہر کام حکمت سے کرتا ہے کیونکہ وہ) حکمت والا ہے (۲۲۸)

معانی و مصادر

(مُطَلَّقٰت) طَلَّقَ، یُطَلِّقُ، تَطْلِیْقٌ (باب تفعیل) چھوڑ دینا، طلاق دینا، زوجیت سے آزاد کرنا، [مُطَلَّقٰت = مُطَلَّقَةٌ کی جمع جو اس مصدر سے مفعول مؤنث ہے یعنی طلاق دی ہوئی]

(قُرُوْءٌ) = قَرَأَ، یَقْرَأُ، قَرْءٌ (ف) عورت کا اذیت ماہانہ سے پاک یا ناپاک ہونا، پڑھنا
[قُرُوْءٌ = قَرْءٌ کی جمع = وقت، عورت کے ماہانہ پاکی اور ناپاکی کا زمانہ]

(یَحِلُّ) حَلَّ، یَحِلُّ، حِلٌّ، (ض) حلال ہونا۔

(یَکْتُمْنَ) کَتَمَ، یَکْتُمُ، کَتْمٌ وکِتْمَانٌ (ن) چھپانا۔

(اَرْحَام) اَرْحَام = رَحِمٌ یا رِحْمٌ کی جمع = بچہ دانیاں۔

(بُعُوْلَةٌ) بَعَلَ، یَبْعُلُ، بَعَالَةٌ وبُعُوْلَةٌ (ن) بیوی یا شوہر ہونا۔
[بُعُوْلَةٌ = بُعُوْلٌ وبِعَالٌ = جمع بَعْل کی = شوہر یا بیوی]

(اَحَقُّ) حَقَّ، یَحُقُّ، حَقٌّ (ن) واجب کرنا، واجب ہونا۔

(رَدَّ) رَدَّ، یَرُدُّ، رَدٌّ و مَرَدٌّ و مَرْدُوْدٌ (ن) لوٹانا۔

(مَعْرُوْف) عَرَفَ، یَعْرِفُ، عِرْفَةٌ وعِرْفَانٌ و مَعْرِفَةٌ (ض) جاننا، پہچاننا، اقرار کرنا۔

(دَرَجَةٌ) دَرَجَ، یَدْرُجُ، دُرُوْجٌ ودَرَجَانٌ (ض ن) سیڑھی چڑھنا۔

(عَزِیْز) عَزَّ، یَعِزُّ، عِزٌّ و عِزَّةٌ و عَزَازَةٌ (ض) عزیز ہونا، قوی ہونا، باعزت ہونا۔

(حَکِیْم) حَکُمَ، یَحْکُمُ، حِکْمَةٌ (ك) باحکمت ہونا۔

تفسیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس مدت کو بیان کیا ہے جس مدت کے بعد مطلقہ عورتیں نکاح کر سکتی ہیں، اس مدت کو اصطلاح شرح میں عِدّت کہتے ہیں۔ آیت زیرِ تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے ان مطلّقہ عورتوں کی عدت بیان کی ہے جو اذیت ماہانہ میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں، ان عورتوں کی عدت تین قُروء ہے یعنی پاکی اور ناپاکی کے تین دور، جب تین دور گذر جائیں تو عدّت ختم ہو جاتی ہے اور وہ نکاح کر سکتی ہیں۔

طلاق دینے کا طریقہ

(۱) طلاق پاکی کے زمانہ میں دینی چاہئے، یا حالت حمل میں، اذیّت ماہانہ کے زمانہ میں طلاق نہیں دینی چاہئے اگر اذیّت ماہانہ میں طلاق دے تو رجوع کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا (صحیح مسلم کتاب الطلاق باب تحریم طلاق الحائض جزء اول صـ ۶۲۷)

میں نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی کہ وہ اذیت ماہانہ میں تھی، عمرؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کریں پھر ایسی حالت میں طلاق دیں کہ وہ پاک ہو یا حاملہ ہو۔

(۲) تین طلاقیں اس طرح دی جائیں کہ پہلی طلاق ایک پاکی میں، دوسری طلاق دوسری پاکی میں، تیسری طلاق تیسری پاکی میں، جس پاکی میں طلاق دے اس پاکی میں جماع نہ کرے، اگر طلاق دینے سے پہلے جماع کر لیا ہو تو اُس طہر میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَهٗ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّجَامِعَهَا (صحیح مسلم کتاب الطلاق باب تحریم طلاق الحائض جزء اول صـ ۶۲۶ وروی البخاری نحوہٗ

میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ اذیت ماہانہ میں مبتلا تھی، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کر لوں پھر اُسے روکے رکھوں یہاں تک کہ وہ پاک ہو، پھر میرے پاس اُسے دوسری اذیّت ماہانہ آئے، پھر اُسے چھوڑ دوں یہاں تک کہ وہ اپنی اذیّت سے پاک ہو جائے پھر اگر میں چاہوں کہ اُسے طلاق دوں تو جب وہ پاک ہو جائے تو جماع کرنے سے پہلے طلاق دوں

کتاب الطلاق باب قول اللہ تعالیٰ یایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن جزء ۷ ص ۵۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :-

فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّقَالَ يُطَلِّقُهَا فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهَا۔ (صحیح مسلم کتاب الطلاق باب تحریم طلاق الحائض جزء اول ص ۶۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اس سے رجوع کریں، پھر ایسی حالت میں طلاق دیں کہ وہ پاک ہو (اس پاکی میں) جماع نہ کیا ہو اور عدت کا آغاز ہو (یعنی پاکی و ناپاکی کا پہلا دور شروع ہو رہا ہو)۔

(۳) ایک طہر میں دی ہوئی تین طلاقیں تین نہیں ہوں گی بلکہ ایک ہی ہوگی۔

ابو الصہباء نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا:-

هَاتِ مِنْ هُنَاتِكَ اَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ (صحیح مسلم کتاب الطلاق باب طلاق الثلاث جزء اول ص ۶۲۹)

اپنے علم کا اظہار کیجئے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں تین طلاقیں ایک شمار نہیں ہوتی تھیں، ابن عباسؓ نے فرمایا "یقیناً ایسا ہی ہوتا تھا"۔

(۴) جب رجوع کرے یا طلاق دے تو دو عادل مسلم آدمیوں کو گواہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

(الطلاق - ۲)

جب (دو طلاق کے بعد) مطلقہ عورتیں عدت کے اختتام (کے قریب) کو پہنچیں تو پھر انہیں (روکنا ہو تو) معروف کے مطابق روک لو یا ان کو (علیحدہ کرنا ہو تو) معروف کے مطابق (تیسری طلاق دے کر) علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو عادل آدمی گواہ کر لو۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورتوں کو جن کو اذیت ماہانہ آتی ہو پاکی اور ناپاکی کے تین دور کے اختتام تک عدت میں بیٹھنے کا حکم دیا۔

(۵) جن عورتوں کو اذیت ماہانہ آنا بند ہو جائے ان کی عدت تین مہینہ ہے، جن عورتوں کو اذیت ماہانہ آنا شروع نہ ہوئی ہو ان کی عدت بھی تین مہینہ ہے اور جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل تک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

وہ مطلقہ عورتیں جو اذیت ماہانہ سے ناامید ہو چکی

اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِىْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔
(الطلاق - ۴)

ہوں، اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو توان کی عدّت تین مہینہ ہے اور جن کو اذیت ماہانہ شروع نہ ہوئی ہو ان کی عدّت بھی تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔

عدت کی مدّت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ ....) مطلقہ عورتیں اگر اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو انہیں چاہیئے کہ جو کچھ اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اُسے نہ چھپائیں۔ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے اور حمل کی مدت تقریباً آٹھ نو ماہ ہو سکتی ہے بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ، ہو سکتا ہے کہ بعض مطلقہ عورتیں اتنے عرصہ تک اپنے آپ کو روک نہ سکیں اور جلدی نکاح کرنے کی خاطر اپنے حمل کو چھپائیں اور تین مہینہ یا تین قروء کے بعد نکاح کرلیں تو یہ بہت بُری بات ہے، ایک مؤمنہ عورت کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے حمل کو ظاہر کر کے وضع حمل تک نکاح کرنے سے باز رہنا چاہیئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ ....) اگر ان کے شوہر اصلاح کرنا چاہیں تو وہ زیادہ حقدار ہیں کہ عدّت کی مدّت کے اندر رجوع کرلیں بشرطیکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں جیساکہ ارشاد باری ہے:۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔
(البقرۃ - ۲۲۹)

طلاق (رجعی) دو بار ہے (جب دو دفعہ طلاق دیدے تو) پھر معروف کے مطابق روک لے یا (تیسری طلاق دے کر) اُسے اچھی طرح سے رخصت کر دے۔

آیت بالا سے واضح ہوا کہ ایک طلاق یا دو طلاقوں کے بعد عدّت کے زمانہ میں شوہر رجوع کر سکتا ہے، تیسری طلاق کے بعد رجوع کرنے کا حق نہیں رہتا پھر تو اُسے رخصت ہی کرنا پڑتا ہے۔

پھر اللہ نے فرمایا (وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) معروف دستور کے مطابق بیویوں کے شوہروں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہروں کے حقوق بیویوں پر، یعنی شوہروں کو چاہیئے کہ جس طرح وہ اپنے حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں اسی طرح بیویوں کے حقوق کی حفاظت کریں، ان کے حقوق بحسن وخوبی دستور کے مطابق ادا کرتے رہیں۔